6

دین وایمان

اوامر و نواہی کی لسٹ

صغائر و کبائر

ابو عبداللہ

☆۔دین وایمان۔☆

(6)

اوامر ونواہی کی لسٹ

(صغائر وکبائر)

ابوعبداللہ

انتساب!

ان خوش نصیبوں کے نام جو عزمِ صمیم کے ساتھ اللہ کی حدود کی پاسداری کو ہر ممکن ملحوظ رکھ زندگی بسر کرنے کی شدید تڑپ رکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالانبياء
والمرسلين و على آله وصحبه اجمعين اما بعد!

اس تحریر میں اوامر ونواہی اور کبائر وصغائر کی لسٹ دی گئی ہے۔ یہاں تفصیل کی بجائے صرف حوالہ جات دیئے گئے ہیں جبکہ تفصیلی معلومات ہماری دیگر کتب میں پیش کردی گئی ہیں۔

بجا آوری کے اعتبار سے دینی احکامات کو قرآن حکیم نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، ارشاد ہوا:

﴿اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (سورہ نجم:53: آیت:32)

''وہ لوگ جو کبائر (بڑے گناہوں) اور فحاشی (کھلی بے حیائی) سے اجتناب کرتے ہیں مگر یہ کہ چھوٹی موٹی کوتاہی سرزد ہوجائے تو تیرا رب ہے بہت وسیع مغفرت والا۔''

یہاں بڑے گناہوں کو ''کبائر'' اور چھوٹے گناہوں کو ''لمم'' یعنی صغائر کہا گیا ہے۔ ''لمم'' کے لغوی معنی کم اور چھوٹا ہونے کے ہیں یعنی کسی جگہ پر بہت کم وقت کیلئے پاؤں پڑ جانا۔ چلتے چلتے کسی گند پر پاؤں کا آجانا، پھر اس پر اصرار کرنے کی بجائے فوراً تائب ہوجانا۔

معلوم ہوا بجا آوری کے اعتبار سے دینی امور درج ذیل دو حصوں پر مشتمل ہیں:

(۱)۔ اوامر و نواہی، حدود، حلال و حرام، فرائض وواجبات..... اس مد میں حکم عدولی کبائر کے درجے میں آتی ہے۔ یہ وہ امور ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے پر اللہ نے حکم صادر کیا، عذاب کی وعید نازل کی یا لعنت فرمائی۔

(۲)۔ افضل و مستحب، نوافل..... اس مد میں حکم عدولی صغائر کے درجے میں آتی ہے۔ یہ وہ امور ہیں جن پر حکم یا وعید نازل نہیں کی گئی یا بڑے گناہوں کا باعث بننے والے امور جیسے: کبھی غصہ آجانا، حالات کی رَو میں زبان سے کبھی غیر مناسب الفاظ کا نکل جانا، کسی نامحرم پر نظر پڑ جانا، کسی برائی کا

خیال آ جانا، فرائض کی ترجیح کے ساتھ ادائیگی میں کبھی کبھار سستی ہو جانا....... وغیرہ۔لیکن یہ بھی یاد رہے کہ دانستہ، صغائر پر مداومت بھی کبائر کا باعث بن جاتی ہے۔لہٰذا ان سے بھی ہر ممکن بچنے کی کوشش کرنی ہے۔ حقیقی ایمان والے برائی پر قائم رہنا تو دور کی بات ہے، برائی کے خیال سے ہی کانپ جاتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۝ وَ اِخۡوَانُہُمۡ یَمُدُّوۡنَہُمۡ فِی الۡغَیِّ ثُمَّ لَا یُقۡصِرُوۡنَ ۝﴾ (اعراف:201-202)

’’یقیناً وہ لوگ جو تقویٰ پر ہیں، جب انہیں چھوتا ہے شیطان (یعنی شیطان وسوسہ اندازی کرتا ہے) تو وہ چونک جاتے ہیں،تو فوراً ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(اسکے برعکس) جو بھائی ہیں شیاطین کے انہیں وہ شیاطین کھینچتے ہیں گمراہی کی طرف، پھر وہ کوئی قصر نہیں چھوڑتے۔‘‘

اوامر و اونواہی کی پاسداری کو پورے دین بشمول حقوق اللہ اور حقوق العباد (ایمانیات،عبادات،اخلاقیات و معاملات،معاشیات) میں ہر ممکن ملحوظ رکھنے کا سخت تقاضا کیا گیا ہے۔اس ضمن میں حالات کی رَو میں جہالت سے کوتاہی ہوسکتی ہے جس سے فوراً تائب ہونا ہوتا ہے۔لیکن حکم عدولی اختیار کرنا،اس پر قائم رہ کر زندگی بسر کرنا ایمان کے منافی قرار دیا گیا ہے،جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔اس ضمن میں تفصیلی رہنمائی کیلئے دیکھئے ہماری تحاریر:

(زبان سے کلمہ کا اقرار اور نجات کی ضمانت اور امت مسلمہ کا اخلاقی زوال)

اب ہم پورے دین: ایمانیات،عبادات،اخلاقیات و معاملات اور معاشیات کے ضمن میں کبائر اور صغائر کی لسٹ سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

کبائر

یہ دین کا ضروری حصہ ہے جس میں حکم عدولی کبائر کے درجے میں آئے گی۔دین کے مختلف عنوانات

کے تحت اسکی لسٹ کچھ یوں بنتی ہے:

(1)۔ضروری دینی علم

دینی احکامات کے تفصیلی علم کی ذمہ داری تو ہر فرد پر نہیں ڈالی گئی،لیکن ضروری وبنیادی علم سیکھنا ہر ایک پر فرض ہے۔قرآن کی روشنی میں:توحید،شرک،سنت،بدعت، عبادات،اخلاقیات ومعاملات.... میں ضروریاتِ دین کی پہچان حاصل کرنا ہم سب پر ضروری ہے۔باقی تفصیل کیلئے ہر علاقے میں تعصب وتنگ نظری اور فرقہ واریت سے پاک کچھ مخلص لوگ ضرور ہونے چاہئیں جو عوام کو قرآن وسنت کی خالص تعلیمات سے آگاہ کریں۔جہاں ایسے لوگ دستیاب نہ ہوں،تو پھر جہالت کی موت سے بچنے کیلئے اپنی اپنی حیثیت کے تحت سب پر کوشش کرنا ضروری قرار پائے گا۔جس میں دین سیکھنے کا شوق وجذبہ نہیں،وہ مارا گیا۔

(2)۔ایمانیات

(۱)۔توحید کو اپنانا اور شرک سے ہر ممکن بچنا،(۲)۔رسالت کو اپنانا اور رسالت اور سنت کی ضد یعنی اندھی تقلید،بدعات اور رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچنا،(۳)۔آخرت کا یقین دل میں بٹھانا۔

دیگر ایمانیات:کتابیں،ملائکہ،تقدیر وغیرہ۔انہیں اچھی طرح سمجھنا اور ایمان ویقین کی پختگی کی محنت کرنا۔

(3)۔ عبادات

(۱)۔پانچ نمازوں کو قائم کرنا۔قائم کرنے کا مطلب:شرائط یعنی پابندی اختیار کرنا،خشوع وخضوع کو ہر ممکن ملحوظ رکھنا،نماز کے معنی ومفہوم پر نظر رکھنا اور نماز کو باجماعت ادا کرنا۔کسی جائز عذر کے تحت جماعت کے بغیر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔بلا عذر جماعت چھوڑنا گناہ ہے۔(۲)۔رمضان کے روزے رکھنا۔(۳)۔زکوٰۃ،(۴)۔حج،(۵)۔قربانی... صاحب نصاب،صاحب استطاعت پر۔

(4)۔ اخلاقیات ومعاملات

خالق اور مخلوق کے حوالے سے اپنے عمل،کردار کا تزکیہ یعنی اسے پاکیزہ بنانا دین کا بڑا اہم تقاضا ہے۔

اس ضمن میں خالق کے حوالے سے ظلم کی شکل 'شرک' ہے جو سب سے بڑا ظلم ہے۔یعنی اللہ کی ذات، صفات اور حقوق میں مخلوق کو شریک کرنا۔

مخلوق کے حوالے سے مذکورہ حق تین شکلوں میں ہے:

(۱)۔جان،(۲)۔مال اور(۳)۔عزت میں حق تلفی سے بچنا۔

(۱)۔جان میں حق تلفی: ناحق مار پیٹ، زَدوکُوب، جادو، قتل وغیرہ۔

(۲)۔مال میں حق تلفی: ناجائز طریقوں(چوری، ڈاکہ، سود، رشوت، دھوکہ دہی.....)سے دوسروں کا مال: پیسہ، روپیہ، زمین، جائیداد، مکان، ثمرات، ہتھیانہ۔بالخصوص خواتین کو انکا حقِ وراثت نہ دینا۔کفالت کی ذمہ داری پوری نہ کرنا۔دین کی خدمت کے نام پر دوسرے فرقوں کی مساجد پر قبضہ کرنا، عہدہ و اختیارات کے غلط استعمال کے ذریعے ملک وقوم کی حق تلفی کرنا، اپنی ڈیوٹی ٹھیک نہ کرنا، بدعہدی کرنا، امانت میں خیانت کرنا، رزق حرام کمانا، ملاوٹ کرنا، کم تولنا، لین دین میں خود اچھی چیز رکھنا دوسروں کو گھٹیا دینا......وغیرہ

(۳)۔عزت میں حق تلفی: بے حیائی و بدکاری، بداخلاقی، گالی گلوچ کرنا، ناحق لعن طعن، تمسخر، بہتان تراشی کرنا، غیبت کے ذریعے سے دوسرے مسلمان بھائیوں کی عزت پامال کرنا ہے۔اس ضمن میں جہالت کی بنا پر کبھی کبھار کسی کے بارے میں کوئی کمی بیشی، بات چیت ہو جانے پر تو ان شاء اللہ معافی کی امید ہے لیکن تمسخر، غیبت کو اختیار کر لینا بہت بڑی ہلاکت ہے۔

اس حوالے سے عموماً کوئی بھی معاملہ ہو دوزخ کی آگ سے دامن بچانے کیلئے درج ذیل بنیادوں کو ملحوظ رکھنا لازم ہے:

۱۔سچائی،۲۔عدل وانصاف،۳۔دیانتداری،۴۔اخلاق اور ۵۔شرم وحیاء

یعنی انکے متضاد: جھوٹ، ظلم وناانصافی، بددیانتی اور خیانت، بداخلاقی گالی گلوچ اور بے حیائی سے ہر ممکن بچنا ازحد ضروری ہے۔اس ضمن میں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ سب سے بڑی بداخلاقی اور سب سے بڑا ظلم اللہ کے ساتھ 'شرک' کرنا ہے، اسکے بعد رسالت کے حوالے سے بداخلاقی، پھر دیگر امت

کے حوالے سے۔

نفسانی کباہتیں

نفس کے حوالے سے درج ذیل رذائل سے ہر ممکن اجتناب کرنا ہے:

(۱)۔تکبر: حق بات کو جھٹلانا اور دوسروں کو کمتر اور حقیر جاننا، (۲)۔ریا کاری: اللہ کی رضا اور اخروی فلاح کی بجائے دکھلاوے (دنیوی فائدوں: مال ودولت، عزت وشہرت وغیرہ) کی غرض سے دینی امور بجالانا، (۳)۔تعصب: بے جا اور ناحق طرفداری کرنا، آنکھوں پر پٹی باندھ لینا، حق واضح ہوجانے کے باوجود بھی حق بات کو تسلیم نہ کرنا، (۳)۔حسد: بالخصوص جب انسان دوسروں کو نقصان دینے پر اُتر آئے تو اس وقت حسد بہت قبیح درجے میں آجاتا ہے، (۵)۔بغض وکینہ: اپنے اندر دشمنی رکھنا اور اسے ظاہر نہ کرنا، (۶)۔بدگمانی: دوسروں کے بارے میں بے جا، بلاتحقیق بُرا خیال رکھنا، (۷)۔بخل وکنجوسی: جہاں ضرورت ہو وہاں بھی خرچ نہ کرنا بلکہ مال جمع کرتے جانا، (۸)۔اسراف: بلاضرورت بے جا مال بہانا، (۹)۔بے جا غصہ: بعض مواقع پر غصہ آنا بھی چاہئے جیسے اللہ کی نافرمانی کے ارتکاب پر، نقصان سے بچانے کیلئے غصہ کرنا وغیرہ.... لیکن بے جا معمولی کاموں پر غصہ کو ہر ممکن کنٹرول کرنا ضروری ہے۔

اسکے علاوہ دیگر اوامر جن کی پاسداری بہت ضروری ہے:

(۱)۔دعوت دین: اپنی اپنی رعیت، حلقہ اثر تک وسب پر ضروری ہے اور اس سے آگے فرض کفایہ، (۲)۔حسن سلوک: والدین، فیملی ، اقربا، ہمسائے پھر دیگر لوگ ، (۳)۔گواہی دینا: حق اور سچ کی خاطر جہاں ناگزیر ہو وہاں گواہی دینے سے پیچھے نہ رہنا، (۴)۔اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتے ہوں، (۵)۔انفاق فی سبیل اللہ (۶)۔پاکیزگی ،تعاون اور اعتدال، (۷)۔جہاد: ضرورت پڑنے پر اسلامی حکومت کی کال کے تحت کفار کے خلاف اسلام اور ملک وقوم کے دفاع کی خاطر اللہ کی راہ میں مال وجان سے جہاد کرنا۔(جہاد یہ نہیں کہ ہر کوئی قتل و

غارت کیلئے اٹھ کھڑا ہو،اس کے فرض ہونے کی اپنی مخصوص شرائط ہیں،فی زمانہ خودکش حملوں کے ذریعے لوگوں کا قتل .... ہرگز جہاد نہیں،اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔آمین)

حلیہ ولباس

وضع قطع اور حلیہ ولباس کے حوالے سے وہ باتیں جو اسلام میں ضروری ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)۔ شکل وصورت، وضع قطع یا لباس میں ایسی صورت اختیار کرنا جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی مذہبی علامت ہو یا جس سے روکا گیا ہو جیسے: بالوں کا قزع بھنوں کا ڈیزائن،فرنچ کٹ،جسم گندوانا...... وغیرہ منع ہے۔

(۲)۔ ایسا تنگ لباس جس سے جسم کے چھپائے جانے والے اعضاء کا اظہار ہو منع ہے،(۳) ریشم کا لباس مرد کیلئے منع ہے۔

(۴)۔ مرد کے لباس کی عورت سے اور عورت کی مرد سے مشابہت ممنوع ہے۔

(۵)۔ ڈاڑھی مبارک:اس معاملے میں اہل علم کی تحقیق کا خلاصہ یوں ہے:

کئی اہل علم کے نزدیک شیو کی بجائے بالوں کا اتنا بڑھانا کہ جس پر ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے واجب ہے۔اس کے بعد مزید بڑھا کر کم از کم ایک مشت کرنا سنت ہے۔جبکہ بعض کے نزدیک ایک مشت کرنا بھی واجب ہے۔اور بعض کے نزدیک اسے کتروانا بھی ممنوع ہے۔(واللہ اعلم)

اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ خالق نے مرد اور عورت دو جنسیں تخلیق کی ہیں۔عورت کے چہرے پر ڈاڑھی نہیں اُگائی جبکہ مرد کے چہرے پر ڈاڑھی اگائی ہے۔مزید یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام،انکے پیروکار سمیت ہمارے پیارے رسول ﷺ اور انکے اصحاب (رضی اللہ عنہم) سے متواتر ڈاڑھی کا رکھنا ہی ثابت ہے۔بلکہ نسل انسانی کی ابتدا سے ہی مسلم غیر مسلم بلا تفریق سب ڈاڑھی رکھتے تھے۔ڈاڑھی نہ رکھنے کی تبدیلی بہت بعد میں شروع ہوئی۔

حلیہ ولباس کے حوالے سے اگر کوئی بیان کردہ ان شرائط کو ملحوظ رکھتا ہے تو الحمد للہ، وہ اللہ اور اسکے

پیارے رسول ﷺ کی راہ پر ہی ہے۔ان شرائط کو ملحوظ رکھنے کے بعد ظاہر کی مزید درستگی (سنت اور افضل و مستحبات) کے ساتھ ساتھ زیادہ فکر باطنی برائیوں کی اصلاح پر رہے گی، تو اللہ کے ہاں ہم نجات یافتہ ہو سکیں گے۔لیکن ظاہر کی درستگی اور باطن کا بگاڑ ہوا، تو اللہ کی پکڑ سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔اللہ ہماری اصلاح فرمائے۔(آمین)

قرآن حکیم کے دیگر مقامات

کبائر پر اجمالی خاکے کے بعد ان اہم باتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جن پر قرآن حکیم میں سخت وعیدیں نازل ہوئی ہیں:

(۱)۔شرک پر مرنے پر بروز قیامت معافی کے تمام دروازے بند کرنے اور ابدی جہنم کی وعید۔

(سورہ نساء:48)

(۲)۔حلال،حرام کی تمیز کئے بغیر خواہش نفس کی پیروی کرنا اپنے نفس کو معبود کے درجے پر فائز کرنا قرار دیا گیا۔(سورہ جاثیہ:23)

(۳)۔ناحق قتل پر ابدی جہنم کی وعیدیں۔(النساء:93)

(۴)۔مرتے دم تک کبیرہ گناہوں کو دیدہ دلیری سے اختیار کرنے پر ابدی جہنم کی وعید۔

(سورۃ البقرہ:80-82)

(۵)۔صرف دنیا کی خاطر جینے والوں کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (البقرہ:200)۔مزید یہ کہ ایسے لوگوں کا حساب کرنے کیلئے ترازو بھی قائم نہیں کیا جائے گا۔(الکھف:103-106)

(۶)۔وراثت کا حق ہڑپ کرنے پر ابدی جہنم کی وعید۔(سورہ نساء:14)

(۷)۔حد سے بڑھنے والے،حدود سے تجاوز کرنے والے،آگ والے ہیں۔(المومن:43)

(۸)۔شرک،ناحق قتل اور بدکاری پر ابدی جہنم کی وعید۔(سورۃ الرفرقان:68۔69)

(۹)۔نماز کو ترک کرنے،مساکین کو کھانا نہ کھلانے، دین کو ہنسی مذاق بنانے اور بدلے کے دن کو جھٹلانے پر بروز قیامت شفاعت سے محروم کردینے کی وعید۔(سورۃ المدثر:42-48)

(۱۰)۔ترکِ نماز پر مشرکین میں داخل ہونے کی وعید۔(سورہ روم:31)

(۱۱)۔سود کھانے سے باز نہ آنے والے ابدی آگ میں جانے والے ہیں۔(البقرہ:275)

(۱۲)۔کفار(یہود و نصاریٰ)کے ساتھ دلی دوستی کرنے پر کفار کی ملت میں داخل ہونے کی وعید۔

(المائدہ:51)

(۱۳)۔جادو سیکھنے پر آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اس پر کفر کی وعید۔(البقرہ:102)

(۱۴)۔سونے چاندی وغیرہ کو جمع کرنا اس میں اللہ کا حق نہ نکالنے پر بروز قیامت اسے آگ میں تپا کر انسان کے جسم کو داغا جائے گا۔(سورہ توبہ:34)

(۱۵)۔میدان جنگ میں کفار کے مقابلے میں پیٹھ پھیرنے پر جہنم کی وعید۔(انفال:16)

(۱۶)۔انفاق میں میانہ روی کو ملحوظ نہ رکھنے کی ممانعت۔(بنی اسرائیل:29)

(۱۷)۔کسی کو زبردستی اسلام میں داخل کرنا یعنی کلمہ پڑھوانا منع ہے۔(البقرہ:256، یونس:99)

(۱۸)۔کسی کے گھر میں اجازت لئے بغیر اور سلام کئے بغیر داخل ہونا منع ہے۔(سورہ نور:27)

(۱۹)۔ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت رکھنے والوں سے دلی دوستی کی ممانعت، خواہ وہ اپنے بھائی حتیٰ کہ باپ ہی کیوں نہ ہو۔(سورہ توبہ:23)

(۲۰)۔طلاق دینے کے بعد عورت کو دیئے ہوئے مال سے واپس لینے کی ممانعت۔(البقرہ:229)

(۲۱)۔طلاق یافتہ عورت کیلئے رحم میں پیدا شدہ جان یعنی حمل کو چھپانے کی ممانعت۔

(البقرہ:228)

(۲۲)۔بغیر دلیل اندھادھند لوگوں کی پیروی کرنے پر عذاب کی سخت وعیدیں۔

(قرآن کے متعدد مقامات)

(۲۳)۔ایک دوسرے کو بُرے ناموں کے ساتھ پکارنے کی ممانعت۔(الحجرات:11)

(۲۴)۔شہادت چھپانا قلب کو گنہگار کرنا ہے۔(البقرہ:283)

(۲۵)۔انفاق کرتے ہوئے اپنی دنیاوی ضروریات کو پس پشت ڈال کر سب کچھ انفاق کر دینے کی

ممانعت۔(القصص:77)

(۲۶)۔کسی ناسمجھ، بے وقوف اور نادان کے حوالے اپنا مال کرنے کی ممانعت تاکہ مال ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔(نساء:5)

(۲۷)۔مسلم خواتین کا غیر محارم سے نرم لہجے میں گفتگو کرنا منع ہے۔(احزاب:32)

(۲۸)۔جب تک کسی چیز کے بارے میں صحیح علم نہ اس چیز کے پیچھے لگنے یا پیروی کرنے کی سخت ممانعت۔(بنی اسرائیل:36)

احادیث کی روشنی میں وعیدیں

اب ان احادیث کی نشاندہی کی جاتی ہے جن میں وعیدیں نازل ہوئی ہیں:

(۱)۔سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچنے کا حکم: (i)۔شرک کرنا، (ii)۔جادو کرنا، (iii)۔ناحق قتل کرنا، (iv)۔سود کھانا، (v)۔یتیم کا مال کھانا، (vi)۔معرکہ میں میدان جنگ میں پیٹھ پھیر کر فرار ہونا اور (vii)۔پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(بخاری:2766، مسلم)

(۲)۔جھوٹی قسم کے ذریعے کسی کا حق غصب کرنے پر جہنم کے واجب ہونے اور جنت کے حرام ہونے کی وعید۔(مسلم، رقم:137)

(۳)۔تکبر کرنے پر جنت میں داخلہ بند ہوجانے کی وعید (مسلم، رقم:91)۔دوزخ متکبروں اور ظالموں کیلئے بنائی گئی ہے(صحیح بخاری:4850)۔تکبر کا مطلب حق بات کو جھٹلانا اور لوگوں کو کمتر اور حقیر جاننا ہے۔

(۴)۔مردوں کیلئے سونے کا زیور انگوٹھی وغیرہ آگ کا باعث بنے گی۔(نسائی:5188)

(۵)۔صوم وصلوٰۃ پر پابندی کے باوجود ہمسائیوں کو ایذا رسانی کرنے والے آگ میں جائیں گے۔(مسند احمد:9676)

(۶)۔خودکشی کرنا آگ میں جانے کا باعث بنے گی۔(بخاری:3062)

(۷)۔نسب تبدیل کرنے،شراب نوشی کرنے،رشتے ناطے منقطع کردینے پرخلود فی النار کی وعید۔
(بخاری ومسلم)

(۸)۔بدکلامی اور بداخلاقی آگ میں لے جانے کا سبب بنے گی۔(ابن ماجہ:4148)

(۹)۔حیا کو زندگی سے نکال دینے پر اسلام کا پٹہ اتر جانے کی وعید۔(بخاری،مسلم)

(۱۰)۔رزقِ حرام سے پرورش پانے والا جسم جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔(ابن حبان:5567)

(۱۱)۔دین کا علم ہونے کے باوجود ضرورت کے موقع پر اسے چھپانا آگ کا باعث بنے گا۔
(ابن ماجہ:261)

(۱۲)۔ریاکاری،دکھلاوے،ناموری،شہرت اور دیگر دنیوی مفادات کی خاطر کیئے گئے نیک اعمال دوزخ کا باعث بنیں گے۔(صحیح مسلم:1905)

(۱۳)۔دودھ دینے والے جانوروں کو ذبح کرنا منع ہے۔(ابن ماجہ:3180)

(۱۴)۔حکمرانوں کے خیانت کرنے پرخلود فی النار کی وعید۔(بخاری،رقم:7151)

(۱۵)۔والدین کا نافرمان،قمار،احسان جتلانے اور ہمیشہ شراب نوشی پر جنت کے حرام ہونے کی وعید۔(درامی،رقم:3653،سندہ حسن)

(۱۶)۔بدعات کے ارتکاب پر شفاعت سے محرومی۔(بخاری رقم:6583)

(۱۷)۔سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا پینا پیٹ میں آگ بھرنے کے مترادف ہے۔
(صحیح مسلم:2065)

(۱۸)۔شرعی عذر کے بغیر تین دن سے زائد اپنے کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلقی آگ کا باعث بنے گی۔(ابوداؤد:4914)

(۱۹)۔سفید بالوں کا خضاب: اس ضمن میں فرامین رسول ﷺ کے تحت درج ذیل روایات آئی ہیں:

- یہود ونصاریٰ خضاب نہیں لگاتے،تم ان کے خلاف کرو یعنی خضاب لگایا کرو۔(بخاری،باب الخضاب،رقم:5899)

- بہتر خضاب مہندی ہے اور پھر اس بھی بہتر کتم اور مہندی کی آمیزش ہے۔

(ابوداؤد:4211،4205،سنن نسائی:5082)

بعض روایات میں مہندی اور کتم کی آمیزش کی بجائے صرف ''کتم'' سے رنگنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ ''کتم'' یمن کے علاقے کی ایک بوٹی ہے جو سرخی مائل سیاہ رنگ دیتی ہے۔معلوم ہوا سیاہ اور سرخ کے مابین رنگ بہترین ہے۔

- بڑھاپے کے سفید بالوں کو مومن کے بڑھاپے کا نور قرار دیا گیا اور انہیں اکھیڑنے کی ممانعت کردی گئی۔ (جامع ترمذی:2821،ابن ماجہ:3721)
- سفید بال نہ اکھاڑے جائیں۔ ایمان کی حالت میں ہونے والے سفید بال بروز قیامت نور،نیکیوں اور گناہوں کے مٹانے کا باعث ہوں گے۔(ابوداؤد:4202،شعب الایمان للبیہقی:6387)
- اخیر زمانہ میں ایک قوم جو بالوں کو سیاہ رنگ سے رنگنے والے جیسے کبوتر کا پوٹہ ہو،ایسے لوگوں کیلئے جنت کی خوشبو تک سے محرومی۔(ابوداؤد 4212)
- نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکرؓ کے والد گرامی حضرت ابوقحافہؓ کے سفید بال دیکھے تو فرمایا اس سفیدی کو کوئی بھی رنگ دے دو لیکن سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

(صحیح مسلم،کتاب الباس والزینۃ،2102)

<u>ممانعت کی وجوہات:</u> سیاہ خضاب کی ممانعت کی وجوہات: دھوکہ دہی کے کا سبب بننا بالخصوص خواتین سے نکاح میں۔ سیاہ خضاب عمر میں عدم مطابقت کی بنا پر چہرے کا معیوب لگنا۔مزید یہ کہ سفید بال بڑھاپے کا نور،ایمان کی موجودگی میں نیکیوں میں اضافے کا باعث ہیں۔

اس ضمن میں فی زمانہ علماء حضرات کی اکثریت نے آثارِ سلف اور تاویلات کی بنا پر سیاہ خضاب کا جواز نکال لیا ہے جو کہ درست نہیں۔اس ضمن میں جو گنجائش ہو سکتی ہے،اسکے لئے اہل علم کی تحقیق کی روشنی میں درج ذیل نکات ملاحظہ کریں:

(i)۔مذکورہ وعید عموماً بوڑھے لوگوں کیلئے ہے۔لہٰذا وہ لوگ جن کے بال کسی بیماری وغیرہ کے باعث قبل از وقت بچپن یا جوانی میں ہی سفید ہو جائیں وہ ان شاء اللہ اس وعید سے مستثنا ہوں گے۔

(ii)۔دھوکہ دینے یعنی خواتین سے نکاح کی خاطر بال سیاہ کر کے عمر کو چھپانا بہت بڑی ہلاکت کا باعث ہے۔

(iii)۔سیاہ خضاب صرف اور صرف حالتِ جنگ میں دشمن پر رعب و دبدبہ ڈالنے کیلئے جائز ہے،اسکے سوا کسی اور صورت میں جائز نہیں۔لہٰذا سیاہ رنگ سے ہر صورت مکمل اجتناب کیا جائے۔

(iv)۔اگر خضاب کرنا ہی ہو تو وہ رنگ جس پر کسی قسم کا کوئی خدشہ نہیں وہ سرخ مہندی ہے۔تاہم سیاہ کے علاوہ دیگر رنگ: براؤن، لائٹ براؤن، کتم یعنی سیاہی مائل سرخ یا مہندی اور کتم کی آمیزش، زرد.....وغیرہ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔رنگ عمر سے مطابقت والا ہی اچھا لگتا ہے۔زیادہ عمر، چہرے پر جھریاں، بڑھاپے کے آثار اور ڈارک رنگ دیکھنے میں بھی انتہائی معیوب لگتا ہے۔!

خضاب کے حوالے سے احادیث اور آثارِ سلف سے دونوں طرف کے دلائل کے جائزہ سے آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (پمفلٹ: خضاب کی شرعی حیثیت)

(۲۰)۔دین کا علم دنیاوی مفادات کی خاطر سیکھنے سے جنت کی خوشبو تک سے محرومی۔

(ابوداؤد:3664)

(۲۱)۔وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جسکی ایذارسانی سے اسکے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔(صحیح مسلم:46)

(۲۲)۔ترش رو، بدمزاج، بدخلق، تکبر سے چلنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔(ابوداؤد:4801)

(۲۳)۔چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(صحیح بخاری:6056)

(۲۴)۔تکبر کرنے اور اپنے آپ کو عظیم سمجھنے پر جہنم کی وعید۔(ابن ماجہ:4174)

(۲۵)۔زبان سے مفید بات کہی جائے یا خاموشی اختیار کی جائے۔زبان کا بے جا فضول باتوں میں

استعمال پر دوزخ کی وعید۔(المستدرک للحاکم:7774:سندہ صحیح)

(۲۶)۔غیراللہ کے نام پر جانوروں کو چھوڑنا دوزخ کا باعث۔(صحیح بخاری:4624)

(۲۷)۔مسلمان بھائی پر عیب لگانا، تہمت لگانا دوزخ کا باعث بنے گا۔(ابوداؤد:4881)

(۲۸)۔ایک بیع میں دوشرطوں کا حرام ہونا اور جو چیز قبضے میں نہ ہو اسے آگے فروخت کرنے کی ممانعت۔(ابوداؤد:3504)

(۲۹)۔دوران مجلس دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی ممانعت۔(جامع ترمذی:2752)

(۳۰)۔کسی کو عطیہ، ہدیہ دے کر واپس لینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کتا پیٹ بھر کر قے کرے اور پھر اسی کو دوبارہ چاٹنا شروع کر دے۔(ابودوٗد:3539)

(۳۱)۔جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اسکے لئے جائز نہیں کہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت والا سفر اکیلے طے کرے۔(صحیح بخاری:1088)

(۳۲)۔عیب ظاہر کئے بغیر عیب دار چیز کو فروخت کرنے کی ممانعت۔(ابن ماجہ:2246)

(۳۳)۔نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے پر کترانا ہلاکت کا باعث۔(جامع ترمذی:2169)

(۳۴)۔اجرت کے عوض بلی کی خرید و فروخت کی ممانعت۔(ابوداؤد:3480)

(۳۵)۔پیشاب، پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز پڑھنے کی ممانعت۔(ابن ماجہ:617)

(۳۶)۔(بلاعذر) شادی کے بغیر زندگی گزارنا منع ہے۔(سنن نسائی:3214)

(۳۷)۔دانتوں کو باریک کرنے اور جسم میں رنگ بھرنے کی ممانعت۔(سنن نسائی:5112)

(۳۸)۔بالوں کا قزع یعنی کچھ بال مونڈھ دینے اور کچھ اسی طرح چھوڑ دینے کی ممانعت۔
(صحیح بخاری:5921)

(۳۹)۔کسی کی تعریف کرنے میں مبالغہ آرائی سے بچنے کا حکم۔(صحیح بخاری:2662)

(۴۰)۔جانداروں کی تصاویر کی ممانعت: اس ضمن میں درج ذیل احادیث آئی ہیں:

۔ جاندار کی تصاویر (بالخصوص) مورتیاں بنانے والے سخت عذاب میں جائیں

گے۔(مسلم:2109)

۔ جانداروں کی تصویر کشی کرنے والوں کو سخت عذاب کی دھمکی۔(صحیح بخاری:5950)

۔ضرورت اور مجبوری کے بغیر گھر میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے کی ممانعت۔

(جامع ترمذی:1749)

۔تصاویر(مورتیاں) بنانے والوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ اس میں روح ڈالو، جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(صحیح بخاری:5961)

نوٹ: یہاں اکثر اہل علم نے تصاویر سے مراد مورتیاں لیا ہے(جیسا کہ بعض روایات میں مورتیوں کا ذکر بھی ہے)۔جبکہ بعض اہل علم نے اسکا اطلاق تصاویر پر بھی کیا ہے۔مزید یہ کہ اکثر نے کیمرے کی تصویر پر نرم موقف اختیار کرتے ہوئے ضرورت کے تحت جواز دیا ہے۔لہٰذا احتیاط کے پیش نظر جانداروں کی تصاویر بلاضرورت بطور فیشن بنوانے سے ہر ممکن گریز کرنے کی ضرورت ہے۔

(۴۱)۔کھاتے پیتے برتن میں سانس لینے، دورانِ پیشاب شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کی ممانعت۔(صحیح مسلم:267)

(۴۲)۔قبر کو پکا بنانے، ان پر بیٹھنے، انہیں روندنے، ان پر لکھنے اور ان پر عمارت بنانے کی ممانعت۔(بخاری، مسلم، جامع ترمذی)

(۴۳)۔نشہ آور چیز کی تھوڑی مقدار بھی استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔(سنن نسائی:5608)

(۴۴)۔حسب استطاعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہ کرنے پر عذاب کی وعید۔(ابوداؤد:4339)

(۴۵)۔نیک عمل میں ثواب کے ساتھ ساتھ کوئی دنیوی مقصد عزت، شہرت، دولت وغیرہ پیش رکھنے سے عمل کا ضائع ہو جانا۔(سنن نسائی:3140)

(۴۶)۔وہ چیز جو دل میں کھٹکے اور انسان اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں، وہ گناہ ہے اور اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔(صحیح مسلم:2553)

(۴۷)۔ذخیرہ اندوزی وہی کرسکتا ہے جو گنہگار ہو۔(صحیح مسلم:1605)

(۵۱)۔شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے سوائے قرض کے۔(صحیح مسلم:1886)

(۵۲)۔نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ کا باعث۔(صحیح بخاری:510)

اس ضمن میں سترے کا اہتمام لازماً کرنا چاہیئے، تاہم حالت قیام میں اگر نظر سجدہ کی جگہ پر رکھی جائے تو جہاں تک سامنے نظر جاسکتی ہے، اسکے بعد سے آگے سے گزرا جاسکتا ہے۔ یہ فاصلہ عموماً تین سے چار صفوں کا بنتا ہے۔

(۵۳)۔تحقیق کیئے بغیر ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرنا گناہ میں آلودہ ہونے کا باعث۔

(ابوداؤد:4992)

(۵۴)۔جانوروں کے منہ وغیرہ پر داغ کر نشان لگانے والوں پر اللہ کی لعنت۔

(صحیح مسلم:2117)

(۵۵)۔حلالہ کرنے اور کروانے والے پر اللہ کی لعنت۔(ابن ماجہ:1935)

(۵۶)۔اظہار غم کیلیئے چہرہ نوچنا، گریبان چاک کرنا، نوحہ کرنا بربادی و ہلاکت جیسے غیر شرعی الفاظ منہ سے نکالنا لعنت کا باعث۔(ابن ماجہ:1585)

(۵۷)۔لوگوں کی گزرگاہ، سایہ دار بیٹھنے کی جگہ پر پاخانہ و پیشاب کرنے پر سخت لعنت۔

(صحیح مسلم:269)

(۵۸)۔مرد و عورت کی باہم مشابہت (حلیہ ولباس وغیرہ میں) اختیار کرنے پر لعنت۔(ابوداؤد:4098)

(۵۹)۔مصنوعی بال جوڑنے یعنی وگ وغیرہ لگانے اور جسم میں سرمہ وغیرہ سے رنگ بھروانے پر لعنت۔(صحیح بخاری:5937)

عرب عورتوں میں رواج تھا مصنوعی بال جوڑنے اور سوئی وغیرہ سے جسم پر کوئی نشان وغیرہ بنا کر اس میں رنگ بھرنے کا، جس پر لعنت کی گئی ہے۔

(۶۰)۔کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے (بالخصوص تکبر کے باعث)، احسان جتلانے والے اور جھوٹی قسم سے مال کی قیمت بڑھا کر بیچنے والے ہلاک ہوگئے، ان سے اللہ بروز قیامت کلام بھی نہیں کرے گا۔(صحیح مسلم:106)

نوٹ: بعض روایات میں تکبر کی وجہ سے ممانعت ہے جبکہ بعض روایات میں کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہونا ہی تکبر کی علامت قرار دیا گیا ہے۔اسلئے ٹخنوں سے نیچے تو کپڑا کسی صورت نہ لایا جائے۔

(۶۱)۔بلا عذر نکاح کو ترک کرنے پر امت سے نکل جانے کی وعید۔(ابن ماجہ:1846)

(۶۲)۔نرد یعنی چوسر، شطرنج کھیلنا اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کا باعث۔(ابوداؤد:4938)

(۶۳)۔زمانے کو بُرا بھلا کہنے کی ممانعت۔(صحیح بخاری:6182)

(۶۴)۔ایک نماز کو دوبار پڑھنے کی ممانعت۔(ابوداؤد:579)

(۶۵)۔بیمار کو تندرست کے ساتھ کھانے پلانے کی ممانعت۔(ابن ماجہ:3541)

(۶۶)۔جمعۃ المبارک کو خاص کر کے رات کا قیام اور دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔(صحیح مسلم:1144)

(۶۷)۔عبادت میں تجاوز کرتے ہوئے اپنے جسم اور دیگر لوگوں کے حقوق کی ادائیگی سے دور رہنے کی ممانعت۔(صحیح بخاری:5199)

(۶۸)۔دعا پختگی سے کرنی چاہیئے، یہ نہ کہا جائے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے۔ (صحیح بخاری:6338)

(۶۹)۔رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی سخت ممانعت۔(صحیح مسلم:283)

(۷۰)۔صحابہ کرامؓ کو بُرا بھلا کہنے یا گالی دینے کی سخت ممانعت۔(صحیح بخاری:3673)

(۷۱)۔اصرار اور چمٹ کر سوال کرنے کی ممانعت۔(صحیح مسلم:1038)۔اس ضمن میں اللہ پر توکل کا یہ تقاضا ہے کہ تین دفعہ تک سوال کر کے معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا جائے۔

(۷۲)۔ضرورت مند کو تین چیزیں: پانی، گھاس اور آگ استعمال کیلئے نہ دینا منع ہے۔
(ابن ماجہ:2473)

(۷۳)۔علاج معالجہ کا پختہ علم سیکھے بغیر لوگوں کا علاج معالجہ کرنا منع ہے۔(ابوداؤد:4586)

(۷۴)۔غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت۔(صحیح بخاری:7158)

(۷۵)۔کسی کی غلطی کی وجہ سے مسلمان بھائی کو یہ کہنا کہ اللہ تجھے رسوا کرے، منع ہے۔
(صحیح بخاری:6777)

(۷۶)۔دورانِ قضائے حاجت سلام کرنے اور باتیں کرنے کی ممانعت۔(ابن ماجہ:352)

(۷۷)۔قضائے حاجت کے دوران قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنے کی ممانعت۔
(صحیح بخاری:144)

(۷۸)۔کافر و مشرک کے برتنوں، ہانڈیوں میں کھانا پکانے اور کھانے کی ممانعت۔اگر مجبوری ہو تو اچھی طرح دھو کر استعمال کیا جائے۔(ابن ماجہ:2831)

(۷۹)۔جس علاقے میں وبائی بیماری طاعون وغیرہ پھیل جائے وہاں سے نکلنے اور دوسرے علاقے کے لوگوں کو وہاں جانے کی ممانعت۔(صحیح بخاری:6974)

(۸۰)۔دورانِ مجلس لوگوں کیلئے تنگی کا باعث بننے، راستہ کاٹنے، ایک دوسرے کے اوپر سے پھلانگنے کی ممانعت۔(ابوداؤد:2629)

(۸۱)۔مہمان کیلئے اپنی استطاعت سے بڑھ کر تکلف کرنا اور بے جا سختی اٹھانے کی ممانعت۔(سلسلۃ الاحادیث صحیحہ للبانی:2440)

(۸۲)۔ہوا یا خالق کی مسخر کی ہوئی دیگر مخلوقات: سورج، چاند، موسم... پر لعنت کرنے کی سخت ممانعت۔(جامع ترمذی:1978)

(۸۳)۔ جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ امت مسلمہ سے نہیں۔(جامع ترمذی:1919)

(۸۴)۔غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنا اوران کے طریقوں کو اپنانے پر سخت وعید۔

(جامع ترمذی:2695)

(۸۵)۔جانور، مال ہتھیانے پر شفاعت سے محرومی۔(بخاری، رقم:3073)

(۸۶)۔مونچھیں لمبی رکھنے پر امت مسلمہ سے خارج ہونے کی وعید۔(سنن نسائی:13)

(۸۷)۔میاں بیوی کا اپنے خفیہ راز دوسروں پر افشاں کرنے کی ممانعت۔(صحیح مسلم:1437)

(۸۸)۔تکیہ اور ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت۔(صحیح بخاری:5398)

(۸۹)۔سستی اور بوجھل پن سے نماز ادا کرنا اور ناخوشی سے خرچ کرنا نفاق کی علامت۔

(صحیح بخاری:220)

(۹۰)۔مَردوں کیلئے زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت۔(صحیح مسلم:2077)

ہماری اہم تحاریر

1۔ہدایت: (ہدایت سے کیا مراد ہے اور ہدایت کسے نصیب ہوگی؟ انتہائی اہم حقائق؟)

2۔قرآن مجید کی حاکمیت: (احناف اور مالکیہ کے اُصولِ روایت کی روشنی میں عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ)

3۔امت مسلمہ کا اخلاقی زوال: (زوال کی بنیادی وجوہات اور نجات کا یقینی حل)

4۔قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟: (ضروری دلائل کے واضح بیان پر مشتمل اہم تحریر)

5۔راہ فلاح کی پہلی بڑی گھاٹی: (فلاح میں حائل پہلی گھاٹی یعنی: دنیا پرستی پر حقائق سے آگاہی اور نفس وشیطان کے حجابات کی حقیقت)

6۔ رسالت کا حقیقی تصور: (راہِ فلاح کی دوسری گھاٹی یعنی رسالت کے مقابلے میں آبا پرستی جامع آگاہی)

7۔توحید کا جامع تصور: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی یعنی شرک کے مقابلے میں توحید پر جامع رہنمائی)

8۔عبادت کا معنی مفہوم: (تفہیم عبادت پر ایک اہم کتابچہ)''

9۔ظلم عظیم پر جامع رہنمائی: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی یعنی غلاظتِ شرک پر جامع رہنمائی)

10۔ امت اسلامیہ کا اتحاد: (امت اسلامیہ کے اتحاد و یکجہتی اور فرقہ واریت کی نحوست پر انتہائی اہم تحریر)

11۔ پردہ: (پردہ کے ضمن میں مرد و عورت کیلئے قرآن وسنت کے احکام)

12۔اسلام کا قانونِ طلاق: (یک مجلسی تین طلاق کے ایک یا تین واقع ہونے پر اہم رہنمائی)

13۔ طاقتور ابلیسی دھوکے: (مکار ابلیس کی مزین کردہ انتہائی طاقتور چالوں سے آگاہی)

14۔مجموعہ تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر کا مجموعہ)

15۔کائنات سے خالق کائنات تک: (وجود خالق کے حیرت انگیز دلائل، تمام نسل انسانی کے لئے)

16۔مختصر تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر: کتابچے، پمفلٹ وغیرہ)

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغامِ حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

ہماری دعوت!

وہ مسلمان جنھیں اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا، موجودہ دور میں انکی حالت تشویشناک ہے۔ مسلمان جدا جدا گروہوں میں منقسم ہو چکے ہیں، علیحدہ علیحدہ مساجد اور مکاتب بن چکے ہیں، جو جس گھرانے میں پیدا ہوا یا جس ماحول میں پرورش ہوئی وہی اسکا دین و مذہب بن گیا۔ لوگ اپنے پسندیدہ مسلک اور فرقے کو صحیح جبکہ باقیوں کو غلط سمجھتے ہیں۔ باہمی نفرت میں کمی کی بجائے اضافہ ہی ہوتا نظر آرہا ہے۔ ان حالات میں ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ فرقوں سے بالاتر ہو کر سچائی کی بنیاد پر غلط اور صحیح کو واضح کیا جائے اس عزم کے ساتھ کہ:

☆ اللہ کے دین کو مسالک اور فرقوں پر ترجیح دی جائے۔

☆ جس مکتب فکر کی جتنی بات درست ہے اسے تسلیم کیا جائے اور غلط سے بچا جائے۔ صحیح بات جہاں سے بھی ملے اسے بلا چون و چراں تسلیم کیا جائے چاہے وہ ہماری اپنی فکر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

☆ باہمی غلط فہمیوں کو دور کر کے مسلمانوں کے مابین اتحاد و یکجہتی پیدا کی جائے۔

☆ شخصیات کا احترام کیا جائے لیکن اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو کائنات کے تمام لوگوں پر ترجیح دی جائے۔

رب کریم نے ہماری رہنمائی کے لیے فرمایا:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: 103)

ترجمہ: ''تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام، آیت:159)

ترجمہ: ''بیشک جنہوں نے دین میں فرقے بنائے اور گروہوں میں بٹ گئے آپ (ﷺ) کا ان سے کوئی تعلق نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد، پھر وہ انکو بتلائے گا جو وہ کیا کرتے تھے''۔

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

نجات کیلئے بنیادی تقاضا اوامر ونواہی (اللہ کی حدود / حلال وحرام) کی مکمل پاسداری ہے۔یہی چیز بروز قیامت انشاء اللہ اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملنے کا سبب بنے گی۔دین کے تمام پہلوؤں (نظریات،عبادات،اخلاقیات ومعاملات) پر اوامر ونواہی کی تفصیل قرآن وسنت میں پھیلی ہوئی ہے جس پر لوگوں نے ضخیم تحاریر قلمبند کی ہیں، جن کا احاطہ کرنا عامی لوگوں کیلئے بہت مشکل ہے۔اس تحریر میں وہ طالبینِ حق جو عزمِ صمیم کے ساتھ اللہ کی حدود کی پاسداری کو ہر ممکن ملحوظ رکھ زندگی بسر کرنے کی شدید تڑپ رکھتے ہوں، انکی آسانی کیلئے اوامر ونواہی کو انتہائی اختصار کے ساتھ چند صفحات میں قلمبند کر دیا گیا ہے۔استفادہ کریں اور دوسروں تک پہنچا کر اپنی ذمہ داری ادا کریں۔

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

www.khidmat-islam.com
khidmat777@gmail.com

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161